



لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جو مسلمان خود دیکھ گے یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا خیردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردے اٹھایا، (اس وقت) لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں، جو مسلمان خود دیکھ گے یا اس کے لیے (کسی دوسرے کو) دکھایا جائے گا خیردار رہو! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنے رب عزوجل کی عظمت بیان کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، اس میں خوب دعا کرو، یہ اس لائق ہے کہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے“

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

آپ ﷺ نے وہ پردے اٹھایا، جو آپ کے گھر کے دروازے اور دیوار پر لٹک رہا تھا، لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنی بیماری کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکتے تھے آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں“ یعنی آپ کی موت اور وحی کے منقطع ہونے کے بعد نبوت کے مبشرات میں سے اب صرف سچے خواب باقی رہیں گے، جسے اللہ ایمان دیکھتے ہیں، خوش خبری حاصل کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور ان کی ثابت قدمی میں اضافہ ہوتا ہے خوابوں کا نبوت میں سے ہونا اس لیے ہے کہ ابتداً نبوت میں آپ کے خواب دیکھا کرتے تھے، جو صبح کی روشنی کی طرح واقع ہوا کرتے تھے چنانچہ یہ آپ کی نبوت کے اجزا میں سے ہیں ”إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ“ مبشرات سے تعبیر کرنا اکثر اور غالب کے اعتبار سے ہے اور نہ کچھ خواب اللہ کی طرف سے ڈرانے کے لیے بھی ہوتے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مؤمن کو دکھاتا ہے؛ تاکہ وہ اس سے پہلے اس کی تیاری کر لے لہذا سچے خواب یا تو مؤمن کے لیے خوش خبری ہوتے ہیں یا اسے غفلت سے بیدار کرنے کے لیے ہوتے ہیں ”بَرَاہَا الْمُسْلِم، أَوْ تُرَى لَهُ“ یعنی مسلمان خود دیکھے یا کوئی اور دیکھے ”بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے“ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنے سے روکا ہے، جس چیز سے اللہ کے رسول کے کو روکا جائے، وہ اصل میں اس لیے ہے کہ امت آپ کی اتباع کرے، ہاں اگر آپ کے ساتھ خاص ہونے پر دلیل موجود ہو، تو امت کے لیے اتباع ضروری نہیں ہے اس وقت ہے کہ جب رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کا ارادہ ہو، اگر دعا کا ارادہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے حدیث میں ہے ”وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا تَوَى“ یعنی ہر شخص کے لیے وہی ہے، جس کی اس نے نیت کی ہے رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن سے روکنا شاید اس لیے ہے کہ یہ ذلت اور عاجزی کی حالتیں ہیں، مزید یہ کہ سجدے زمین پر ہوتا ہے، اس حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا مناسب نہیں ہے ”جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، اس میں اپنے رب عزوجل کی عظمت بیان کرو“ یعنی رکوع کی حالت میں سبحان ربی العظیم اور اس طرح دوسری تسبیحات اور تمجیدات پڑھیں، جن کا رکوع میں پڑھنا منقول ہے ”جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، اس میں خوب دعا کرو“ یعنی نمازی کو سجدے کی حالت میں زیادہ دعائیں مانگنا چاہیے، اس لیے کہ اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں صحیح مسلم کی روایت میں آپ کے ساتھ ثابت ہے: ”بندے اپنے رب سے سب سے قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لیے سجدے میں زیادہ دعائیں مانگا کرو“ تاہم سبحان ربی الاعلیٰ کے ساتھ دعائیں مانگی جائیں؛ اس لیے کہ یہ مانگنا واجب ہے ”یہ اس لائق ہے کہ تمہارے حق میں قبول کر لی جائے“ یعنی

سجدہ میں تمہاری دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اس لیے کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے سب سے قریب ہوتا ہے، سجدہ لمبی اور بکثرت دعا کرنے کا مقام ہے، جب انسان اکیلا نماز پڑھے یا ایسے لوگوں کے ساتھ پڑھے جو طوالت پسند کرتے ہوں

<https://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/10922>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

